سوال

(613)ولی کی اجازت کے بغیر خفیہ نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اڑھائی سال قبل میری عمر چالیس سال تھی، میں دین اسلام کی تعلیمات کی پابندی کرنے والی ہوں۔ مجھے ایک ایسے نوجوان کی طرف سے پیغام نکاح ملا جس نے ایک دعویٰ کرتے ہوئے کہا: تو میری بیوی ہے، اور دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ بعض اہل نے ایسی شادی کرنے کی اجازت دی ہے جس کو بوقت عقد تو مشہور نہ کیا جائے، بعد میں اس کا اعلان کردیا جائے، نیز امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر اعتماد کرتے ہوئے کہ انھوں نے فرمایا: "جس نے مشہور کیے بغیر شادی کرلی اس کو رجم نہیں کیا جائے گا۔" تو اس شادی کی کیا حکم ہے؟ خاص طور پر کہ میں اکیلی ہی زندگی گزار رہی ہوں اور میں نے اس کو اپنے پاس آنے سے منع کردیا ہے لیکن وہ کہتا ہے: تو میری بیوی ہے تو مجھے کیسے روکتی ہے؟ جب میں نے اس کو گواہ اور اپنے باپ کو لانے کو کہا تو اس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے پاس دو گواہ ہیں جو فی الوقت گواہی کو چھپا رہے ہیں تاکہ اس کی (پہلی) بیوی کو خبر نہ ہو، اور وہ چاہتا ہے کہ بعد میں خود ہی اس کو اس سے آگاہ کرے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولی کی اجازت کے بغیر شادی درست نہیں ہے اور کسی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ کسی عورت سے ولی کی اجازت کے بغیر شادی کرے۔ وہ ولی اس عورت کے عصبات ہیں جو شرعی ترتیب کے اعتبار سے جو سب سے قریبی ہے وہ مقدم ہوگا اس کے بعد جو باقیوں سے زیادہ قریبی ہو۔ اور بغیر ولی کے شادی فاسد ہے، صحیح اور درست نہیں ہے، کتاب وسنت اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ... سورة البقرة 221

"اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو، ایمان والی لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے، گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں،"

خاوند کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ"

اور بیوی کے متعلق فرمایا :

"وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ"

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر خود نہیں کرسکتی ۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ ... ٣٢ ... سورة النور

"اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے غلاموں سے جو نیک ہیں ۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا : "وَأَنكِحُوا" بے نکاحوں کی شادی کرانے کا خطاب اولیاء کے ساتھ ہے ۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ... ٢٣٢ ... سورة البقرة

"پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کرلیں جب وہ آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہوجائیں ۔"

اگر ولی کی اجازت صحت نکاح میں شرط نہ ہوتو ان کے روکنے کا کوئی اثر ہی نہیں ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لا نکاح إلا بولی"[1]

"ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہے ۔"

نیز فرمایا :

"لا تُنكَحُ الأيِّمُ حتى تستأمر، وَلا تُنكَحُ البِكرُ حتَّى تُستأذَن"[2]

" بیوہ کی شادی اس کے مشورے کے بغیر اور کنواری کی شادی اس کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے ۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے پوچھا : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اس کی اجازت کا کیسے پتا چلے گا ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ان تسکت) یعنی وہ اجازت طلب کرتے وقت خاموشی اختیار کرے گی ۔

سو اس بنا پر ہم کہتے ہیں : یہ آدمی جس نے مذکورہ عورت سے اپنے اس قول کے ساتھ یعنی تو میری بیوی ہے ملنے کا بہانہ اور حیلہ بنایا ہے ۔ اس کے اس قول سے یہ عورت اس کی بیوی نہیں بنے گی بلکہ ولی کی اجازت ضروری ہے ۔

رہانکاح کا مشہور کرنا اوراس کا اعلان کرنا تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم تو اس طرف گئے ہیں کہ نکاح کا اعلان کرنا ضروری اور لازمی ہے، اور بعض اس طرف گئے ہیں کہ نکاح کا مشہور ہونا ہی اعلان سے کافی ہے۔ بہر حال جو بھی علماء کا موقف ہے، بلاشبہ اس شخص کا دعویٰ کہ مذکورہ سائلہ اس کی بیوی ہے یہ ایک جھوٹا دعویٰ ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے، لہذا اس عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے اولیاء کے پاس چلی جائے تاکہ وہ اس کو اس شخص سے بچائیں۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث(2085)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(4843) صحیح مسلم رقم الحدیث(1419)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 542

محدث فتویٰ